تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ار

اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

نمبر ۷۱ | مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۴ شعبان سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۷ مارچ سنہ ۲۴ء کو جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے کے ولایت سے محکمہ ریلوے کا اعلیٰ امتحان پاس کر کے آنے کی خوشی میں احباب کو دعوت دی ٭

جناب مولوی زین العابدین صاحب آف مارشیس جو تعلیم دین کے حصول کے لئے کئی سال سے قادیان میں سکونت پذیر تھے۔ اپنے ملک کو روانہ ہو گئے ہیں۔ مولوی صاحب نہایت ذہین اور ذکی نوجوان ہیں۔ جنہوں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے علاوہ مبلغین کلاس کا کورس بھی پورا کیا۔

احباب یہ سنکر خوش ہونگے کہ معاصر فاروق جاری ہو گیا ہے اور باقاعدہ جاری رکھنے کے لئے عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔

مجلس مشاورت جماعت احمدیہ کا انعقاد

نمائندگان جماعت کو شمولیت کی دعوت

ہر حلقہ اپنا نمائندہ ضرور بھیجے

مجلس مشاورت جماعت احمدیہ بابت سنہ ۱۹۲۴ء ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء کو منعقد ہو گی۔ مندرجہ ذیل حلقوں سے ایک یا دو نمائندے قادیان میں ان تاریخوں پر ضرور آنے چاہئیں۔

نمبر	حلقہ انجمن مخصوص	متعلقہ انجمنیں
(۱)	کوئٹہ	مستونگ اور بلوچستان کی دیگر انجمنیں
(۲)	ڈیرہ غازیخان	مع انجمنہائے ضلع ڈیرہ غازیخان
(۳)	راولپنڈی	مع انجمنہائے ضلع راولپنڈی کوہ مری
(۴)	جہلم	مع ضلع کی انجمنیں چکوال۔ رہتاس
(۵)	دوالمیال	"
(۶)	کوہاٹ	"
(۷)	گوجرانوالہ	مع انجمنہائے چھور چاک فیروز والہ اکال گڈھ وزیر آباد تلونڈی کھجور والی بنڈی بھٹیاں۔ لویری والہ
(۸)	حافظ آباد	مانگٹ اونچے۔ احمد نگر
(۹)	بھینی شرقپور و شیخوپورہ	مع متعلقہ دیہات کے۔
(۱۰)	لائل پور شہر	مع متعلقہ دیہات و بہلول پور دعلی آباد
(۱۱)	گوکھووال و گوجرہ	کلیانپور۔ لودہی ننگل۔ ودھی پور وڈوبہ ٹیک سنگھ
(۱۲)	سیدوالہ و جڑانوالہ	بنڈی چیری اور قریبی دیہات
(۱۳)	گمھیانہ	جھنگ۔ چنیوٹ دوریام کملانہ جھنگ برانچ چاک نمبر ۴۱۵
(۱۴)	ملتان	لودھراں۔ علی پور۔ قتال پور رسالہ

نمبر حلقہ	انجمن	متعلقہ انجمنین
		میلسی۔ خانیوال۔ مخدوم رشید چک نمبر ۱۳۷۔ جلال پور پیروالا اوچ
(۱۵)	بہاولپور	
(۱۶)	ربڑی و کراچی۔	علاقہ سندھ۔ صوبہ ڈیرو۔ راوتیانی باڈھا کوٹ۔ حیدرآباد سندھ
(۱۷)	لدھیانہ	مع دیگر انجمنہائے ضلع لدھیانہ
(۱۸)	مالیرکوٹلہ	۔ ۔
(۱۹)	کپورتھلہ	حاجی پور
(۲۰)	ہوشیارپور	سڑوعہ۔ ماہل پور۔ بیرم پور احمیر بیگم پور۔ جنڈیالہ۔ سرشت پور۔ اہرانہ۔ پھگلانہ۔ ضرب دیال پنام گڑھ شنکر۔ بھنگالہ
(۲۱)	امرتسر	بھڈیار۔ اجنالہ۔ چک اسکندر۔ بھوئی وال فیلاں والہ۔ بھبہ۔ دوجووال۔ بڑہیگی
(۲۲)	گورداسپور	اوجلہ۔ طالب پور۔ بھنگوان۔ لمین کرال
(۲۳)	پھیروچیچی	بیری۔ گھوڑے واہ۔ کاہنووان کرڑی افغانان۔
(۲۴)	سیکھواں	فیض اللہ چک۔ تکونڈی جھنگلاں
(۲۵)	خان فتح	کھتہ غلام نبی۔ بازید چک۔ بھل چک
۲۶	پٹیالہ	سنور۔ دھوری۔ نابھہ۔ رائے پور جیند۔ سنگرور۔
(۲۷)	سامانہ	محمود پور۔ مروڑی۔ آسمان پور کہنال۔
(۲۸)	غوث گڈھ	سرہند۔ ہربنس پورہ۔ خانپور منڈی سنگرت۔
(۲۹)	ڈیرہ اسمٰعیلخان	وزیرستان۔ بنوں۔ ٹانک۔ خیرگی
(۳۰)	پشاور	شب قدر۔
(۳۱)	مردان	نوشہرہ۔
(۳۲)	ایبٹ آباد	مع انجمن ہائے ضلع ہزارہ
(۳۳)	بھیرہ	ملکوال۔ ہجکہ۔ گھوگھیاٹ میانی۔ حصنور پور
(۳۴)	سرگودہا	چک ۹۸ و ۹۹ و ۸۷ و ۸۸ و ۷۹ و ۱۰۲
(۳۵)	چک ۳۷ جنوبی۔	۴۳ و ۲۴ و ۳۲ و ۳۳ و ۷۸ و ۴۷ و ۳۵ و ۳۰
(۳۶)	چک پنیار	چک ۱۹ اجنوبی۔ مڑھر انجھان اور ۵ چک ۶ جنوبی۔ حویلی بہادر خان
(۳۷)	خوشاب	سلانوالی۔ شاہ پور۔ جلے جوگی ساہی وال۔
(۳۸)	گوجرات	کنجاہ۔ شیخ پور۔ فتح پور۔ شادیوال خورد دہیرکے کلاں۔ کڑیانوالہ
(۳۹)	کھاریاں	لانہ موسیٰ۔ گھٹیر۔ تہال۔ چک سکندر گکرالی۔ چوکنا والی۔
(۴۰)	سعد اللہ پور	گولیکی۔ ہیلاں۔ جوکے۔ سدوکے رتی۔ بھالیہ۔
(۴۱)	ڈنگہ	پوڑانوالہ۔ مونگ۔ پنڈی بہاؤ الدین
(۴۲)	کنّاس	کیرنگ۔ سونگڑہ۔ بھدرک
(۴۳)	بھاگلپور۔	مونگھیر۔ آرہ۔
(۴۴)	کلکتہ	برہمن بڑیہ
(۴۵)	سیالکوٹ شہر و چھاؤنی	ادڑہ۔ کوٹلی ہرنرائن مع دیگر مضافات سیالکوٹ
(۴۶)	نارووال۔	گٹھالیاں۔ ڈسکہ۔ رعیہ۔ خانوالی میانوالی۔ رائے پور۔ بیگووال علیو والی۔ بوبک مرالی۔ کھرڑ دانہ زید کا۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔
(۴۷) و (۴۸)		پولہ۔ منگولہ۔ بن باجوہ۔ چھور۔ چونڈہ ظفروال۔ جانگریاں۔ کھیوہ باجوہ۔ پسرور چوبارہ۔ درگانوالی۔
(۴۹)	دہلی	بلب گڈھ۔ شملہ
(۵۰)	حصار	۔
(۵۱)	کرنال	پانی پت۔ سونی پت
(۵۲)	انبالہ چھاؤنی و شہر	
(۵۳)	حیدرآباد دکن۔ بمبئی	
(۵۴)	فیروزپور	مع انجمن ہائے ضلع فیروزپور
(۵۵)	جالندھر	مع بنگہ کریام۔ صرتج۔ راہوں کریم پور۔ حاجی پور۔ لنگڑوعہ
(۵۶)	لاہور	بہرام پور۔ روڑ۔ کاکڑ گڈھ۔ بنی گنج۔ علی پور۔ لاہور چھاؤنی شاہدرہ۔ کوٹ رادھاکشن
(۵۷)	دہرم کوٹ و بگوال۔	اٹھوال۔ نودہی ننگل۔ رشکار ڈیرہ بابا نانک۔ چھینہ۔ علیوال جیداں الکھنوہ۔ گوی
(۵۸)	جموں	
(۵۹)	شاہجہانپور	بریلی۔ رام پور۔ مرادآباد۔ چندوسی شاہ آباد۔ پیلی بھیت
(۶۰)	لکھنؤ۔ کان پور۔	الہ آباد۔ فتحپور۔ ہسوہ۔ گورکھپور۔
(۶۱)	اٹاوہ۔ مین پوری۔	قائم گنج وغیرہ
(۶۲)	میرٹھ	مع انجمن ہائے ضلع
(۶۳)	منصوری	سہارنپور۔ ڈیرہ دون
(۶۴)	آگرہ	جے پور۔ جودھ پور۔ سانبھر۔ اجمیر وغیرہ
(۶۵)	مدراس	ملابار۔ میسور
(۶۶)	کشمیر	یاڑی پورہ۔ سبزہ پور۔ ناسنور وغیرہ

نوٹ۔ اگر کسی انجمن کا نام مندرجہ بالا فہرست میں نہیں آیا۔ تو وہ اپنے تئیں اس حلقہ میں سمجھے۔ جس کے دائرہ کے اندر یا قریب وہ واقع ہے ؛

(۲) نمائندوں کے انتخاب کے وقت سب سے زیادہ موزون آدمی تجویز کرنے کی کوشش کی جاوے۔ یہ ضروری نہیں کہ نمائندہ مخصوص انجمن سے ہی تعلق رکھنے والا ہو مقامی حالات کے ماتحت بہترین آدمی تجویز کرنے چاہئیں،

(۳) مشاورت میں وہی احباب شریک ہو سکینگے۔ جن کو ان کے حلقہ کی انجمن بطور نمائندہ منتخب کریگی۔ نمائندہ کے علاوہ اگر کوئی اور صاحب بطور خود تشریف لائینگے تو ان کو مشاورت میں بطور نمائندہ نہیں شامل کیا جائیگا البتہ وزیٹر کے طور پر وہ مشاورت کی کارروائی کو سن سکتے ہیں ؛

(۴) مشورہ طلب اُمور کی فہرست عنقریب تمام حلقوں میں بھیجی جا رہی ہے۔ نمائندگان کا فرض ہے کہ وہ ان کے متعلق اچھی طرح غور کرکے آویں۔

(۵) جس حلقہ سے اس دفعہ کوئی نمائندہ نہیں آویگا۔ اس سے جواب طلب کیا جاویگا +

خاکسار رحیم بخش ایم اے
سکرٹری مجلس مشاورت قادیان۔

417

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۱۱ مارچ ۱۹۲۴ء

بلائے طاعون

توبہ و استغفار اور تبلیغ احمدیت کا وقت

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے ۔ لاہور اور پنجاب کے دیگر حصص میں طاعون کے خوفناک سیاہ پودے پھر بار و بر لا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی وہ بات جو آپ نے بہت عرصہ قبل خدا سے علم پاکر بیان فرمائی تھی ۔ پوری ہو رہی ہے مگر لوگ نہیں دیکھتے ۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بلا سے اپنی مخلوق کو نجات دے ۔ اور آفتاب حقیقت کی طرف رہبری فرمائے ۔ اس عذاب مقیم کے متعلق گو خدا کے قدیم نوشتوں میں اشارے اور تصریحیں موجود ہیں ۔ لیکن ہمارے زمانہ کے مامور اور ہادی حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنے ایک اشتہار میں تصریح کے ساتھ اپنی ایک رؤیا درج فرمائی تھی ۔ جس میں اس ملک میں طاعون کے پھیلنے کی خبر بایں الفاظ دی گئی تھی :۔

"ایک ضروری امر ہے ۔ جس کے لکھنے پر میرے جوش ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے ۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہیں ۔ اس کو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے ۔ مگر میرا فرض ہے کہ میں اس کو نوع انسان کی ہمدردی کے لئے ظاہر کردوں ۔ اور وہ یہ ہے کہ آج جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء روز یک شنبہ ہے ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں ۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں ۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں ۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں ۔ جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے ۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا ۔ کہ اس نے یہ کہا کہ آیندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلیگا ۔ یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلیگا ۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا ۔ جو میں نے دیکھا ۔ اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا ۔ اور وہ یہ ہے کہ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم یعنی جب تک دلوں کی وباء معصیت دور نہ ہو ۔ تب تک ظاہری وباء بھی دور نہیں ہوگی ۔" (آئینہ حق نما صفحہ ۲۵)

علاوہ اس کے اور بھی حضرت مسیح موعودؑ کے بعض الہامات اور کشوف ہیں ۔ جو طاعون کے متعلق ہیں ۔ مگر ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں ۔ جس وقت یہ پیشگوئی شائع ہوئی ۔ اس وقت پنجاب میں طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا ۔ مگر خدا نے اپنے مامور کو بتایا کہ وہ وقت قریب آگیا ہے کہ پنجاب طاعون کا مرکز اور اس ہلاکت کا مسکن ہو جائے ۔ چنانچہ اس کے مطابق ظہور میں آیا ۔ اور وہ چھوٹے چھوٹے ہلاکت کے پودے جو خدا کے ملائکہ نے پنجاب کی سرزمین میں لگائے تھے ۔ اپنے زہریلے پھل دینے لگے ۔ اب تک کہ اس الہام پر ۲۶ برس کے قریب عرصہ گذر گیا ہے وہ پودے مرجھائے نہیں ۔ بلکہ حالات بتاتے ہیں کہ ان کی جڑیں اور مضبوط ہو گئی ہیں ۔ اگر یہ بیماری ایک وقت میں دب جاتی تو دوسرے وقت میں تیزی و تندی سے ابھرتی ہے ۔ حضرت مسیح موعود کے رؤیا میں بتلایا گیا تھا کہ یہ مرض جلدی دور نہیں ہوگا ۔ بلکہ اس کی بنیاد مضبوط ہوگی اور ایک لمبے زمانہ تک یہ اپنی ہلاکت آفرین تاثیر کا ہاتھ پھیلاتا رہے گا ۔

چنانچہ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ یہ مرض آئے سال آتا اور بیشمار لوگوں کو اپنا شکار بنا کر چلا جاتا ہے ۔ یہ خدا کی بات تھی ۔ جو پوری ہوئی ۔ مگر اس سے اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہو جانا چاہیئے ۔ کہ یہ عذاب محض حضرت مرزا صاحب کے انکار سے آیا ہے ۔ کیونکہ محض انکار سے عذاب اس دنیا میں نہیں آیا کرتا ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی عذاب آتا ہے ۔ تو بندوں کی مفسدانہ اور شریرانہ حرکتوں کی پاداش میں آیا کرتا ہے ۔ یا بالفاظ دیگر یوں سمجھنا چاہیئے ۔ کہ جب لوگ اپنی زشتیٔ اعمال کے باعث خدا کی نظر میں مستحق عذاب ہو جاتے ہیں ۔ تو اسوقت رحمت الٰہی اپنے بندگان کو ان کی غلطیوں سے چوکانے اور آگاہ کرنے کے لئے ایک سامان کرتی ہے ۔ اور وہ اس طرح کہ ایک مامور کو مبعوث فرماتی ہے جو ان کو بتاتا ہے کہ تمہارے باغیانہ اعمال ایسے ہیں ۔ جو تم کو ہلاکت کے گڑھے کی طرف لے جا رہے ہیں ۔ ورنہ یہ وجہ نہیں ہوتی کہ لوگ اس مامور کے ظہور کے باعث مبتلاء عذاب ہوتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدسؑ نے صاف طور پر فرمایا ہے :۔

"میں بار بار لکھ چکا ہوں ۔ کہ یہ شدید آفت جس کو خدا تعالیٰ نے زلزلہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے ۔ صرف اختلاف مذہب پر کوئی اثر نہیں رکھتی ۔ اور نہ ہندو اور عیسائی ہونے کی وجہ سے کسی پر عذاب آسکتا ہے ۔ اور نہ اس وجہ سے آسکتا ہے کہ کوئی میری بیعت میں داخل نہیں ۔ یہ سب لوگ اس تشویش سے محفوظ ہیں ۔ ہاں جو شخص خواہ کسی مذہب کا پابند ہو ۔ جرائم پیشہ ہونا اپنی عادت رکھے ۔ اور فسق و فجور میں غرق ہو ۔ اور زانی ۔ خونی ۔ چور ۔ ظالم ناحق کے طور پر بد اندیش بدزبان اور بدچلن ہو ۔ اس کو اس سے ڈرنا چاہیئے اور اگر توبہ کرے ۔ تو اس کو بھی کچھ غم نہیں ۔ اور مخلوق کے نیک کردار اور نیک چلن ہونے سے یہ عذاب ٹل سکتا ہے ۔ قطعی نہیں ہے ۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پس یہ اصل طے شدہ ہے ۔ کہ لوگوں کے جب تک انکار میں شرارت اور فسادات کی آمیزش نہ ہو ۔ اور عام طور پر دنیا نے نیکی سے ہجر اختیار کرکے بدی و بدروی اور بدکاری کو اپنا اوڑھنا بچھونا نہ بنا لیا ہو ۔ اور مذہب کی آڑ میں نفس پرستی اور ہوا و ہوس کی پوجا نہ شروع کردی ہو ۔ اور مذہب کو اپنی ظاہری مذہب داری کے پردے میں اپنی نفسانی خواہشوں کے برلانے کا آلہ نہ بنا لیا ہو ۔ عام عذاب نہیں آتا ۔ چونکہ عام طور پر لوگوں نے سچے خدا کو چھوڑ رکھا ہے ۔ باوجود اس کے

کہ لوگ مذہب کا نام لیتے ہیں۔ مگر مذہب کی رُوح اور حقیقت سے بیگانہ اور بے خبر ہیں۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں وہ طور و طریق اختیار کر رہے ہیں۔ جن سے دنیا خدا سے دور اور نفس و شیطان کی تاریک خندقوں میں گر کر ہلاک اور تباہ ہو جائے۔ اس لئے بار بار عذاب کے مورد بن رہے ہیں۔ خدا کے مامور نے خدا سے علم پاکر قبل از وقت بتا دیا تھا کہ اپنی اصلاح کرو۔ ورنہ تمہارے سر پر عذاب منڈلا رہا ہے۔ لیکن حقیقت سے بے خبر دنیا نے اس الہامی آواز پر ہنسی اڑائی اور ٹھٹھا کیا۔ اور پھر اپنی نفس پرستیوں میں مصروف رہی۔ لیکن دنیا کے آنکھیں بند کرکے ہلاکت کی طرف بڑھنے سے ہلاکت سے حفاظت نہیں ہو سکتی۔ ان ہلاکت آفرین غلط کاریوں کا جو نتیجہ ہونا تھا۔ وہی ہؤا۔ اور ۲۶ برس گذرنے کے بعد بھی ان بلاؤں سے دُنیا کو رستگاری حاصل نہیں ہوئی یہ بلائیں خطرناک ہیں۔ اور وبائیں ہلاکت آفرین۔ مگر افسوس کہ لوگ آگ کو مشتعل دیکھتے ہیں۔ اور طوفان کو زوروں پر پاتے ہیں۔ لیکن حفاظت کے سامانوں سے قطعی غافل ہیں۔ اس کی کوئی کوشش نہیں کرتے کہ خدا کو راضی کریں۔ اور ان راہوں پر قدم زنی چھوڑ دیں۔ جو اس محبوب سے الگ کرنیوالی اور بلاؤں اور تباہیوں کی غاروں کی طرف لے جانے والی ہیں۔ کس قدر رنج کا مقام ہے کہ اس روز کی موتا موتی پر کونسی آنکھ ہے جو روتی اور آنسو بہاتی ہے۔ اور کونسا دل ہے جو کڑھتا اور خون ہوتا ہے۔ اور کونسا دماغ ہے۔ جو اس سے متاثر ہو کر اس کے چارہ کار کے لئے سوچتا اور کونسا قدم ہے۔ جو علاجی امور کے لئے تگ و دو کرتا ہے۔ غافل دنیا کو دیکھ لو۔ گویا آرام سے ہے۔ اور ہمسائیوں کے دُکھ پر خاموش ہی نہیں اپنی حالت کو مطمئن اور محفوظ سمجھ کے خندہ زن ہے کیا یہ ماتم کی بات نہیں ؛

خدا کے مامور نے اعلان کیا کہ اگر ان تباہیوں سے بچنا چاہتے ہو۔ تو خدا کی رحمت کے دامن کو پکڑ لو اور بدی اور بدراہی کے خیالات کے دید انحلال کو چھوڑ کر پاکی اور پاکیزگی کو اپنا شیوہ بناؤ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھک جاؤ۔ اور صفائی ظاہری اور باطنی حاصل کرو۔ خدا فضل فرمائیگا۔ مگر ناعاقبت اندیش اور غافل دنیا نے اپنی اصلاح کی کوشش نہ کی۔ مرنے اور ہلاک ہونے والوں سے عبرت حاصل نہ کی۔ دُنیا کے گندوں میں پھنسے رہے۔ اور خدا کو چھوڑے رکھا۔ خدا کے مامور کی آواز پر کان نہ دھرے۔ اور اپنی عاقبت کی فکر نہ کی۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آئے دن عذاب الٰہی میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ اور بے شمار لوگ تباہی کے گھاٹ اُتر رہے ہیں۔ اگر دنیا اپنی بے شمار بداعمالیوں اور بدکرداریوں پر غور کرے۔ اپنی سیاہ کاریوں کو دیکھے۔ اور اپنی بے حیائیوں پر نظر کرے۔ تو اسے تسلیم کرنا پڑیگا کہ جو عذاب بھی نازل ہوتا ہے۔ وہ بلاوجہ اور بلاسبب نہیں۔ بلکہ وہ اپنے ہی بوئے ہوئے بیج کا پھل ہے۔ لیکن پھر بھی خداتعالیٰ اپنے بندوں کے لئے جس قدر رحیم اور کریم ہے اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ بہت عرصہ قبل اُس نے اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ لوگوں کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلا دی۔ اور پھر چند ہی دن ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وساطت سے یاد دہانی کرائی تھی۔ چنانچہ حضور نے ۲۳ نومبر ۱۹۲۳ء کو ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو ۳۰ نومبر ۱۹۲۳ء کے "الفضل" میں "الانذار" کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں خدا کے زور آور حملوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"میں نے جو آج یہ خطبہ پڑھا۔ یہ ایک رویاء کی بناء پر پڑھا ہے۔ جو میں نے پرسوں دیکھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا پر کوئی اور عذاب آنے والا ہے اور قریب کے زمانہ میں آنے والا ہے۔ میں نے دو نظارے دیکھے ہیں۔ اوّل میں نے ایک مریض کو دیکھا جس کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ طاعون کا مریض ہے۔ پھر ایسا معلوم ہؤا کہ ہم کچھ آدمی ایک گلی میں سے گذر رہے ہیں۔ ہمیں ایک شخص کہتا ہے۔ پرے ہٹ جاؤ۔ یہاں سے بھینسیں گذرنے والی ہیں۔ ایسا معلوم ہؤا کہ گویا گلی کے پاس ایک کھُلا میدان ہے۔ جس کے ارد گرد احاطہ کے طور پر دیوار ہے۔ اور ایک طرف دروازہ بھی ہے۔ جس کو کواڑ نہیں ہیں۔ اور میں اور میرے ساتھی اس دروازہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہم نے گلی میں سے گذرنے والی بھینسوں کو دیکھا کہ وہ مارنے والی بھینسوں کی طرح گردن اُٹھا کر دوڑتی چلی آتی ہیں۔ میں نے انتظار کیا کہ وہ گذر جائیں لیکن اتنے میں ہمیں بتایا گیا کہ وہ اس گلی سے نہیں۔ دوسری سے گذر گئیں۔

تعبیر الرویا میں بھینس کی تعبیر وبا یا بیماری ہوتی ہے۔ اور طاعون سے مراد بھی عام بیماری یا کوئی وبا ہوتی ہے۔ اور طاعون بھی ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عنقریب اس رنگ میں کوئی اور نشان ظاہر ہوگا۔ خداتعالیٰ کی طرف سے مختلف رنگ کے نشان آیا کرتے ہیں۔ کبھی سیاسی اور کبھی مالی۔ اور کبھی کسی اور رنگ میں۔ تاکہ لوگ ایک ہی قسم کے عذاب کے عادی نہ ہو جائیں "

اس وقت جبکہ لوگ غفلت اور لاپرواہی میں پڑے ہوئے تھے۔ اپنی آخرت کو بھُلا کر محض دُنیا کو سب کچھ سمجھ رہے تھے۔ گذشتہ ایام کی ان تباہیوں اور بربادیوں کو بھلا چکے تھے۔ جو طاعون اور دوسرے قہری حملوں نے بپا کی تھیں۔

پیشتر ازیں آنے والی وبا کے متعلق یہ نہایت صاف اور واضح الفاظ میں اطلاع تھی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے دنیا کو پہنچائی۔ تاکہ لوگ اس سے بچنے کی کوشش میں لگ جائیں۔ اور ان حالات کو بدل دیں۔ جن کی وجہ سے وہ مورد عذاب ہونے والے ہیں۔ لیکن ہائے افسوس کہ غافل اور لاپرواہ لوگوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ اور آخر بلائے طاعون نے نازل ہو کر لوگوں کو لقمہ اجل بنانا شروع کر دیا۔ اخبارات سے معلوم ہو رہا ہے۔ کہ ان دنوں پنجاب کے مختلف اضلاع میں طاعون سرعت سے پھیل رہی ہے۔ لاہور میں اسکی خاص گرم بازاری ہے۔ صرف ایک ضلع رہتک میں روزانہ پانچسو کے قریب آدمی اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار بندے ماترم ۳ر مارچ ۱۹۲۴ء لکھتا ہے۔

"ہمارا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ گاؤں کے گاؤں سٹر رہے ہیں۔ صرف ایک سانگھی گاؤں میں تین سو کے قریب بیمار پڑے ہیں۔ اس وقت ضلع میں پانچ سو روزانہ اموات کی تعداد ہو گی"۔

اب جب کہ یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ کہ عذاب دروازہ پر نہیں۔ بلکہ گھر کے اندر داخل ہو چکا ہے۔ سینکڑوں آدمی روزانہ اس کی نذر ہو رہے ہیں۔ ایک اضطراب اور بےچینی پھیل رہی ہے۔ لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ چھوڑ کر باہر بھاگ رہے ہیں۔ کیا اب بھی وہ گھڑی نہیں آئی کہ لوگ غفلت اور لاپرواہی کو دور کر کے خدا کی طرف جھکیں۔ اپنے زشت اور زبون اعمال کے لئے توبہ و استغفار کریں۔ اور عہد کریں۔ کہ آئندہ پاک وصاف اور خدا کی رضا کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ اگر لوگ اس طرف متوجہ ہوں۔ اور سچے دل سے اپنی گذشتہ بداعمالیوں سے توبہ کریں۔ اور اپنی بقیہ عمریں پاک وصاف گزارنے کا عہد باندھیں تو وہ خدا جو اپنی مخلوق پر نہایت ہی مہربان ہے۔ اب بھی ان سے عذاب دور کر دیگا۔ کاش لوگ ادھر توجہ کریں اور حضرت مسیح موعود کو سچے طور پر قبول کر کے خدا کے انعام و اکرام کے مستحق بنیں۔

ان خطرناک اور ہلاکت خیز ایام میں ان لوگوں کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے اور حضرت مسیح موعود کی غلامی کا دم بھرتے ہیں۔ جو کچھ کرنا چاہیئے۔ وہ خلیفۃ المسیح ثانی کے الفاظ میں ہی درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں دو امور کی طرف اپنی جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اوّل تو یہ کہ ان ایام میں بہت زیادہ استغفار اور توبہ کی ضرورت ہے۔ چاہیئے کہ ہمارے احباب خصوصیت سے اسمیں لگ جائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو ان کے متعلقین کو اس قسم کی موت سے بچائے۔ موت سب کو آتی ہے۔ حتیٰ کہ نبی بھی نہ بچے۔ اور تو اور نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کے ذریعہ ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو پہچانا۔ وہ بھی نہ بچے۔ پس جب وہ بھی نہ بچے۔ جن کی دنیا کو اتنی ضرورت تھی۔ تو اور کون ہے۔ جو موت سے بچ جائے۔ مگر موتوں کی بھی قسمیں ہیں۔ بعض موتیں شہادت بھی ہوتی ہیں۔ مگر بعض لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں۔ اور امر حق مشتبہ ہو جاتا ہے۔ جو وبا مخالفین کے لئے آئی ہو۔ اگر تم میں سے یا تمہارے متعلقین میں سے کوئی اس میں مبتلا ہو جائے۔ تو لوگ اعتراض کرینگے۔ کہ یہ کیسا عذاب ہے۔ کہ ماننے والوں پر بھی آتا ہے۔ گو ان کا یہ اعتراض غلط ہو گا مگر کہنے والے کو کون روک سکتا ہے۔ خدا کی ذات تو غنی ہے اگر کوئی انسان عفو طلب نہیں کرتا۔ تو خدا کو اس کی پرواہ نہیں ہو سکتی۔ ماننے والوں میں سے اگر کوئی کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے۔ یا کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو وہ کسی اپنی شامت اعمال کی وجہ سے اس کا مستحق ہوتا ہے۔

ایسی حالت میں ایسا شخص دو پتھروں کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ ایک پتھر تو یہ ہوتا ہے۔ کہ جو بلا دین کے دشمنوں کیلئے تھی۔ وہ اس میں مبتلا ہو گیا۔ اور دوسرا یہ کہ دشمنوں کیلئے ٹھوکر کا باعث ہوا۔ اور جس کا سر دو پتھروں کے نیچے ہو۔ اس کا بچنا مشکل ہوتا ہے۔

دوسرا امر یہ ہے۔ کہ عذاب جن کے لئے ہے۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور بھائی بھی کئی قسم کے۔ اوّل وہ اس رسول کو ماننے والے ہیں۔ جس کا ماننا اور منوانا ہمارا فرض ہے۔ اسلئے وہ اس رسول میں ہو کر ہمارے بھائی ہیں۔ پھر وہ ہمارے اہل وطن ہیں۔ اسلئے وہ ہندوستان میں ہو کر ہمارے بھائی ہیں۔ پھر وہ انسان ہیں۔ اور ہم اور وہ ایک انسان کی اولاد ہیں۔ اسلئے ہمارے بھائی ہیں۔ پھر بعض ان میں ہمارے رشتہ دار اور قریبی بھی ہیں ہمارے ہمسائے بھی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی ہمارے بھائی ہیں۔ پس کئی وجوہ سے وہ ہمارے بھائی ہیں۔ ان تمام تعلقات کو مدنظر رکھ کر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ اگر ان کو تکلیف پہنچے۔ تو ہمیں ضرور رنج ہوتا ہے۔ اور ہم ان کی تباہی پر خوش نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ہم اسصورت میں خوش ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ عذاب سے بچ جائیں۔

اس لئے میں اپنی جماعت کو کبھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس امر کی بھی کوشش کریں۔ کہ جہاں تک ہو سکے وہ لوگ عذاب میں مبتلا ہونے سے بچائے جائیں۔ اور ان کو بچانے کا طریق یہی ہے۔ کہ ان کو تبلیغ کی جائے۔ اور وہ اس زمانہ کے مامور و مرسل پر ایمان لائیں۔ جب خدا کسی کو عذاب میں مبتلا کر رہا ہو۔ تو اس کو نہیں بچایا جا سکتا۔ مگر اس طرح کہ ان حالات کو بدل دیا جائے۔ اور اس میں اصلاح پیدا ہو جائے۔ ورنہ اور ذرائع سے خدا کے عذاب میں گرفتار شخص کو بچانے کی سعی کرنا جنون ہے۔ پس اگر تبلیغ نہ کی جائے۔ تو اس کے معنے ہیں کہ ان کی ہلاکت میں گو یا ہم بھی مددگار رہیں۔

پس ہمارے دو فرض ہیں۔ اوّل یہ کہ دعا و استغفار کثرت سے کریں۔ اور عاجزی اور انکساری اختیار کریں۔ دوسرے یہ ہے۔ کہ تبلیغ سلسلہ میں سعی بلیغ کریں۔ تاکہ لوگ سلسلہ حقہ میں داخل ہو کر خدا کے عذاب سے بچ جائیں"۔

ان دو امور پر جن کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے توجہ دلائی ہے۔ ہماری جماعت کے ہر ایک چھوٹے بڑے مرد و عورت۔ جوان و بوڑھے کو خاص پابندی کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے۔ تاکہ عذاب الٰہی جلد سے جلد دور ہو۔ اور خدا تعالےٰ کی مخلوق اپنے مالک کی سچی فرمانبردار اور اطاعت گزار بن جائے۔ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو اپنی حفاظت اور نگہبانی میں رکھے۔ اور دوسروں تک حق پہنچانے کی توفیق بخشے۔

پنڈت مالوی جی اور شدھی

ملکانوں کی اشدھی کیلئے آریوں نے جو جو خلاف انسانیت اور خلاف شرافت افعال کئے۔ ان پر بارہا روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ غریب ملکانوں پر آریوں کی زبردستیوں۔ مال و دولت کی ترغیبوں اور تحریصوں کے متعدد واقعات بیان کئے جا چکے ہیں۔ اور نہ صرف بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ پایہ ثبوت تک پہنچائے گئے ہیں۔ آریوں کے چیلوں کو ظلم وستم کی پاداش میں بعض عدالتوں سے سزائیں بھی مل چکی ہیں۔ مگر باوجود اس کے اشدھی کے بانی مہاشہ شردہانند صاحب ان تمام واقعات سے انکار کرتے۔ اور روز روشن میں لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن صداقت آخر صداقت ہی ہے۔ اور ہزار پردوں میں سے بھی ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ چنانچہ اشدھی کے بہت بڑے حامی پنڈت مالویہ صاحب نے ۲۳ر فروری کو ہندو سمیلن لاہور کے جلسہ میں جو صدارتی تقریر کی۔ اس میں شدھی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ ہندوؤں کو مسلمان اور مسلمانوں کو ہندو بنانے کی دونوں تحریکیں افسوس کے قابل ہیں۔ پہلے جس طرح برضا و رغبت کہیں کہیں لوگ تبدیل مذہب کیا کرتے تھے۔ وہی ٹھیک تھا۔ اب ترغیب۔ زبردستی یا دھوکے سے جو ہندو مسلمان اور مسلمان ہندو بنائے جاتے ہیں۔ وہ نہ ہندو ہیں نہ مسلمان۔ اگر بعض مسلمان اور ہندو اسی فکر میں رہینگے کہ لوگوں کو مسلمان اور ہندو بنانے میں مصروف رہیں تو خدا جانے اس دھرم کے کام میں کتنے خلاف مذہب افعال سرزد ہو جائیں گے۔ مذہب کی تبدیلی کا طریقہ تو یہ ہے۔ کتابیں پڑھو۔ مولویوں یا پنڈتوں سے گفتگو کرو۔ اور پھر جو تمہاری آتما کہے۔ اس کو منظور کرو۔ یہ کشتی اور لڑائی تو مذہب سے بہت دور ہے"

(زمیندار ۲۷ر فروری)

اگرچہ پنڈت صاحب نے اشدھی کے معاملہ میں ہندوؤں کی دھوکہ بازیوں اور زبردستیوں کا اعتراف کرتے ہوئے مسلمانوں کو بھی ان کا مرتکب قرار دینے کی کوشش کی ہے بلکہ مسلمانوں سے اپنے فطرتی بغض و عداوت کیوجہ سے پہلے انہی کا نام لیا ہے۔ اور پھر ہندوؤں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ جہاں ہندوؤں کی نسبت ان کی شہادت بہت وزن رکھتی ہے۔ وہاں مسلمانوں کے متعلق بالکل بے حقیقت ہے۔ کیونکہ ان کی آج تک کی تمام تحریریں اور تقریریں اس امر کی شاہد ہیں۔ کہ انکے منہ سے ہندوؤں کی کسی بد افعالی کا اقرار جس قدر مشکل ہے۔ اس سے بہت زیادہ مسلمانوں کی برائی کا اعلان آسان ہے۔ ایسی صورت میں مسلمانوں کے متعلق جو کچھ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے۔ وہ قطعاً قابل التفات نہیں البتہ ہندوؤں کے بارے میں ان کی رائے ہر طرح قابل وثوق ہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں۔ مالوی جی کو اشدھی کے متعلق ہندوؤں کے طرز عمل پر آج کیوں اظہار افسوس کی ضرورت پیش آئی۔ اور اس وقت انہوں نے کیوں آواز بلند نہ کی۔ جب آریہ ہندو کئی قسم کے دہوکوں لالچوں اور ترغیبوں سے ملکانوں کو مرتد بنا رہے تھے۔ پھر آج انہیں یہ بات یاد آئی۔ کہ "مذہب کی تبدیلی کا طریقہ تو یہ ہے۔ کہ کتابیں پڑھو مولویوں اور پنڈتوں سے گفتگو کرو" لیکن جب احمدی مبلغ قدم قدم پر آریوں کو ملکانوں کے روبرو مذہبی گفتگو کرنے کا چیلنج پر چیلنج دیتے۔ اور وہ دم دبا کر بھاگ جاتے تھے۔ اس وقت کیوں نہ مالوی جی نے یہ طریق مہاشہ شردہانند اور دوسرے آریوں کے سامنے پیش کیا۔ اور کیوں انہیں مباحثہ کے لئے آمادہ نہ کیا۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ اس قسم کی باتیں جواب بنائی اور پیش کی جارہی ہیں۔ یہ مسلمانوں کو ملکانوں کی طرف سے غافل کرنے کیلئے محض چالبازی ہے۔ تاکہ ان ملکانوں کو بآسانی ہضم کر سکیں۔ جنہیں آریوں نے دھوکہ دہیوں اور زبردستیوں سے اپنے پھندے میں پھانسا ہے۔ مگر مالوی جی کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس طرح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر وہ ملکانوں کو ہضم کرنے میں قطعاً کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکینگے۔ اور ملکانے جوں کے توں انہیں اگلنے پڑیں گے۔

مشترکہ مقاصد کیلئے مل کر کام کرنا

۲۳ر فروری کو انجمن ترقی تعلیم مسلمانان امرتسر کے گیارھویں جلسہ پر جب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو مولوی محمد داؤد صاحب ابن مولوی نور احمد صاحب امرتسری نے بآواز بلند شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ مولوی صاحب چونکہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلئے ہم ان کی تقریر نہیں سنیں گے۔ صدر جلسہ خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب نے نظام و ضابطہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ مولوی صاحب اپنے عقائد کی تلقین کیلئے پلیٹ فارم پر نہیں آئے۔ بلکہ انجمن کے مقاصد پر بحث کرینگے۔ لیکن وہاں کون سنتا تھا۔ آخر صدر کو کہنا پڑا۔ کہ جو لوگ تقریر نہیں سننا چاہتے۔ وہ چلے جائیں۔ ایک اور مولوی صاحب نے کہا۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اشارةً یا کنایتاً بھی مسائل متنازعہ کا ذکر نہیں کرینگے۔ تو ہم ان کی تقریر سن سکتے ہیں۔ اس سمجھوتہ کے باوجود معترض صاحب اور ان کے رفقاء جلسہ سے چلے گئے۔ اور مولوی صاحب نے تقریر شروع کی۔

اس واقعہ کا ذکر کرتا ہوا معاصر وکیل (۲۸ر فروری) لکھتا ہے:۔

"یہ ہے کیفیت مسلمانوں کے اس طبقہ کی جو اہل علم کہلاتا ہے۔ تا دیگراں چہ رسد۔ کاش مسلمان اندرونی تنظیم یا مقاصد مشترکہ کے لئے متحد ہو جانے کا سبق اپنی ہمسایہ قوم کے طرز عمل ہی سے سیکھتے"

اس واقعہ کا ہمیں بھی افسوس ہے۔ لیکن امید ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو نیز دوسرے مسلمانوں کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ ہمارے مبلغین علاقہ ارتداد کے خلاف فتنہ انگیزی کی جو یہ وجہ قرار دی جاتی ہے۔ کہ وہ اختلافی مسائل چھیڑنے میں ابتدا کرتے ہیں۔ اور اس کی تائید پیغامی اصحاب بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس میں کس قدر صداقت ہے۔ اور مولوی صاحبان کسی مشترکہ مقصد کے لئے مل کر کام کرنے کے لئے کہاں تک آمادہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تازہ تحریک چندہ پر مخلصانہ لبیک

ہمارا جان و مال دین کیلئے حاضر ہے

ایک احمدی کا عریضہ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال میں چالیس ہزار غیر معمولی چندہ کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اس پر جس مخلصانہ اور فدا کارانہ طریق سے احباب جماعت لبیک کہہ رہے ہیں۔ اس کا نمونہ پیش کرنے کے لئے ذیل میں ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ اس خط کا ایک ایک لفظ اس جوش اور اخلاص کا مظہر ہے۔ جو کاتب خط کے دل میں خدمت دین کے لئے موجزن ہے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں اور بھی بہت سے ایسے مخلصین پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص میں اور زیادہ ترقی دے۔ اور دوسرے اصحاب کو ان کی مثال سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔

بے شک ہماری جماعت بہت قلیل ہے۔ اور اسمیں بھی شک نہیں کہ غربا کی جماعت ہے۔ لیکن جس جماعت میں ایسے مخلصین ہوں۔ جو امام جماعت کے ہر ارشاد پر لبیک کہنے کے لئے گوش براہ ہوں۔ اور ضروریات دین کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار۔ اس کے لئے بڑی سے بڑی رقم کا پورا کر لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج تک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی رقم کے فراہم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ مخلصین سلسلہ نے بہت تھوڑے عرصہ میں اس سے زیادہ پیش کر دی۔ اور امید ہے چالیس ہزار کی حال کی تحریک بھی انشاء اللہ بہت جلد پوری ہو جائیگی۔ یہی وہ بات ہے۔ جس نے دنیا کو حیران کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ جن کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ اور جن کے دل بغض اور عناد سے پُر ہیں۔ وہ ہماری جماعت کی بے نظیر قربانیوں کا اعتراف کرنے کی بجائے عجیب عجیب خیالات گھڑ کے پیش کر رہے ہیں خدا تعالیٰ ان لوگوں کو سمجھ دے تا وہ سوچ سکیں اور آنکھیں دے تا وہ دیکھ سکیں کہ جماعت احمدیہ کے غربا اور سبھی بڑھ چڑھ کر کی قربانیاں محض اس جوش اور ولولہ کا نتیجہ ہیں جو حضرت مسیح موعود نے دین کیلئے انہیں پیدا کیا ہے۔ اور جس کی نظیر اور کہیں نہیں مل سکتی۔ ذیل کا خط اس جوش اور ایثار کا نمونہ ہے:۔

"جناب حضرت مولانا و مرشدنا مرزا محمود احمد صاحب۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور کا اعلان تائید دین کا وقت اخبار الفضل مورخہ ۱۹ فروری میں اس غلام نے پڑھا اور دو تیرے احمدی بھائی محمد اعظم مہاجر کو جو یہاں تجارت کیلئے مقیم ہیں بتلایا حضور کا فرمان بسر و چشم قبول ہے میری ماہوار آمدنی ۱۸۰ روپے ہے اسلئے میرے ذمہ اسکی تہائی ۶۰ روپیہ اس فنڈ میں دینا فرض ہوا ہے جو میں ہر ماہ ۲۰ روپیہ کے حساب روانہ کر کے رقم ۶۰ روپے انشاء اللہ پوری کر دونگا۔ ماہواری چندہ حضور کو واضح ہے میں دس روپیہ بھیجتا ہوں۔ اس چندہ کے سوا ہر ماہ ۲۰ روپیہ روانہ کرتا رہونگا۔ یعنی کل تیس روپے۔

حضور نے یہ کیا فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم کہہ بیٹھیں کہ چندہ! چندہ!! ہر وقت چندہ ہم کہاں تک چندے دیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ آپ ہمارے لئے خداوند کریم کے پاس مراتب پانے کے لئے اسباب پیدا کرتے اور ہمارے درجہ خداوند کریم کے پاس بلند و بلند تر ہونے کے لئے اسباب مہیا فرماتے ہیں۔ ہم ایسا سمجھیں اللہ اکبر۔ جو ایسا سمجھیں گے مانن جیسا بدبخت کوئی نہو گا وہ دنیا کے حریص ہونگے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے لئے اب وہ وقت ہے جو رسول مقبول محمد مصطفیٰ کے زمانہ میں و خلفاء راشدین کے زمانہ میں صحابہ کے لئے تھا۔ انہوں نے مالی و جانی قربانیاں کیں۔ ایسا ہی ہمیں کرنا چاہیئے۔

حضور پُر نور ہم اپنے مال سے اپنی جان سے اپنی اولاد سے دین پر فدا ہونے کو تیار ہیں۔ یہ اپنے دو لڑکے خدا کے لئے دین محمدؐ کے لئے وقف کر دیئے ہیں انہیں سے ایک قادیان مبارک میں علم حاصل کر رہا ہے اور ایک سال بعد دوسرے کو بھی اسی غرض کیلئے دار الامان بھیجنے والا ہوں۔ حضور دعا فرما دیں کہ خدا میری اس حقیر نذر کو قبول فرمائے۔ آمین۔ میں جتنا چندہ دونگا وہ روپیہ میرے خدا کے پاس آسمانی سیونگ بنک میں جمع ہے میری خدا سے التجا ہے کہ اس کا نفع مجھے میری بیوی اور بچوں کو آخرت میں و دنیا میں دیوے۔

خاکسار شیخ غازی الدین محمد یوسف پوسٹ ماسٹر۔ جوناگڈھ"

طاعون کے متعلق ہدایت ضروری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام طاعون کے زمانہ میں بعض ہدایات فرمایا کرتے تھے۔ منجملہ ان کے ذیل کے امور خاص طور سے قابل توجہ ہیں:۔

(۱) جماعت کے تمام افراد مرد و زن کثرت سے توبہ و استغفار میں مصروف رہیں۔ اور اپنے تزکیہ نفوس کی طرف خصوصیت سے متوجہ رہیں کیونکہ یہ تمام عذاب روحانی گندوں کے سبب نازل ہوتے ہیں۔ اپنی اصلاحوں کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے (۲) جسمانی طور پر بھی ہر مومن کا فرض ہے کہ گندگیوں اور نجاستوں سے محفوظ رہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ والرجز فاھجر۔ اس میں تمام روحانی اور جسمانی گندوں سے بچتے رہنے کا حکم ہے (۳) حفظ ما تقدم کے طور پر یہ نسخہ استعمال کرتے رہیں۔ کونین ۲ گرین کافور ایک گرین صبح شام دو خوراکیں استعمال کریں۔ دو نہ ہو سکیں۔ تو کم از کم ایک خوراک ضرور استعمال کی جائے۔ بچوں کیلئے عمر کے اعتبار سے نصف مقدار دیتے رہیں۔ (۴) جراب ضرور پہنے رہیں (۵) جہاں طاعون رونما ہو۔ وہاں آبادی سے باہر قیام کریں۔ لیکن ایک آبادی سے نکلکر دوسری آبادی میں نہ جائیں۔ ایسا کرنے سے خود جانیوالوں پر بیماری کا اثر زیادہ ہو جاتا ہے اور دوسروں میں بھی مرض کے پھیلنے کا موجب ہوتا ہے (۶) کشتی نوح کو بار بار پڑھیں...... اور اس پر عملدرآمد کی پوری کوشش کریں۔ ذوالفقار علی خان، ناظر امور عامہ قادیان

کیا باہمی خانہ جنگی کا یہی وقت ہے؟

غیر احمدی مولویصاحبان کی مخالفت کے نتائج

فرخ آباد میں دوبارہ ارتداد کی آندھیاں

ہر طرف سے پڑ رہے ہیں دین احمدؐ پر تبر
کیا نہیں تم دیکھتے قوموں کو اور انکے وار
کونسی آنکھیں جو اس کو دیکھ کر روتی نہیں
کونسے دل ہیں جو اس غم سے نہیں ہیں بیقرار
کھا رہا ہے دیں طمانچے ہاتھ سے قوموں کے آج
اک تزلزل میں پڑا اسلام کا عالی منار
گردنوں پر ان کی ہے سب عام لوگوں کا گناہ
جن کے وعظوں سے جہاں کج آگیا دل میں غبار

اسوقت جبکہ ہر قوم میں اتحاد و اتفاق کی لہر چل رہی ہے اور ہر ایک مذہب والے اپنے اندرونی اختلافات کو پس پشت ڈالکر دنیا کو اپنے اندر جذب کر لینے کی کوشش میں ہیں۔ بدقسمتی سے مسلمان آپس میں ہی لڑتے جھگڑتے نظر آرہے ہیں۔ کیا یہ رونے کا مقام نہیں ہے کہ آریہ سناتنی۔ جینی وغیرہ تو آپس میں بہت بڑا اختلاف رکھنے کے باوجود صرف لفظ ہندو پر جمع ہو جائیں مگر مسلمانوں کے فرقے ایک خدا۔ ایک رسول اور ایک کتاب کو ماننے والے کلمہ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے قائل آپس میں ہی الجھ رہے ہوں۔ اور وہ بھی اسوقت جبکہ مسلمان کہلانے والوں کو مرتد کیا جا رہا ہو۔

جہاں دوسری قومیں رو بہ یگانگت پر چلکر میدان ترقی کی طرف جا رہی ہیں۔ وہاں مسلمان باہمی پھوٹ میں پڑکر اپنے تئیں کمزور کر رہے ہیں۔ اسلام کے دشمنوں نے ہوا کا رُخ دیکھ کر رسول عربیؐ کے دین کو نابود کرنے کی ٹھان لی ہے۔ مگر مسلمان اب تک زمانے کی نبض کو نہیں پہچان سکے۔ آہ! جس دین کو ہمارے آقائے نامدار جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی بڑی مصیبتیں برداشت کر کے دنیا میں پھیلایا۔ اور صحابہ کرام نے اپنے گلے کٹوا کر اپنے خون سے گلزار محمدؐ کو ترو تازہ رکھا اور بڑے بڑے دُکھ اُٹھا کر دنیا کے کونے کونے میں اس کو پہنچایا۔ آج اسکو مسلمان اپنے ہاتھوں تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ کیا یہ رونے کا مقام نہیں کہ میدان ارتداد میں کبھی ہندوؤں کے کسی فرقے نے دوسرے فرقے کے خلاف جلسہ نہیں کیا۔ مگر مسلمانوں میں آئے دن اسی میدان میں احمدیوں کے خلاف جلسے ہو رہے ہیں؂

خانہ جنگیوں کے جو نتائج ہوا کرتے ہیں۔ وہ یہاں بھی پیدا ہوئے۔ چنانچہ ضلع فرخ آباد کی مثال موجود ہے۔ ۱۷ مارچ سنہ ۲۳ء کو احمدیہ جماعت کے مبلغین نے اس ضلع میں کام کرنا شروع کیا۔ لگاتار کوششوں اور بے انتہا محنتوں اور بے شمار تکلیفوں کے بعد آریوں کو شکست دیدی۔ اور ان کی دال اس ضلع میں نہ گلنے پائی۔ بارہ مُرتد ہونیوالے دیہاتوں سے صرف دو مواضعات میں سے چند لوگوں کو وہ مرتد کر سکے۔ اور آخر کار تھک کر بیٹھ گئے۔ شدھی کا چرخہ بند ہو گیا آرین اپدیشک مایوس ہو گئے۔ اور قریب قریب میدان صاف ہو گیا ضلع کے تمام مسلمان اس امر سے بخوبی واقف ہیں۔ کہ اس ضلع میں کار تبلیغ میں کسی اور انجمن کا حصہ نہیں تھا۔ اور یہ صرف احمدی مجاہدین کی کوشش کا نتیجہ تھا۔

وہ کیا ہی اچھا سماں تھا۔ جبکہ ۲۲ جولائی سنہ ۲۳ء کو انجمن رفیق الاسلام کے مکان میں احمدی مبلغین کی تحریک اور جد و جہد سے مُسلم راجپوتوں کی ایک پنچایت مقرر ہوئی۔ اور اس میں ہر فرقہ کے مسلمانوں نے نہایت خوشی اور مسرت سے حصہ لیا۔ احمدی علماء نے اپنی تقاریر میں وہ سماں باندھا کہ اس کا سرور آج تک بعض لوگوں میں موجود ہے۔ پھر ماہ ستمبر ۲۳ء کو موضع جسولی متصل قنوج میں انجمن تبلیغ الاسلام قنوج کی طرف سے مسلم راجپوتوں کی ایک زبردست پنچایت ہوئی۔ اسمیں بھی ہر فرقے کے مسلمان شامل ہو کر احمدی واعظین کے بیانوں سے اس قدر مسرور ہوئے۔ کہ اب تک گُن گا رہے ہیں۔ لیکن جب احمدی مجاہدین کی اس طرح چاروں طرف تعریف ہونے لگی۔ تو مولوی آل نبی صاحب جو ابھی جیل سے رہائی پاکر پبلک میں نمودار ہوئے تھے۔ بہت بے چین ہو گئے۔ اور وہ مسلمانوں کے باہمی اتفاق کو دیکھ نہ سکے۔ فوراً مخالفت پر کمر باندھ لی۔ بازاروں میں مسجدوں میں۔ کھلے جلسوں میں پرائیویٹ کمیٹیوں میں احمدیوں کو ضلع سے نکالنے کی کوشش جاری کر دی۔ ان کو بہت ہی بدتہذیبی سے ان کے رہائشی مکان سے نکلوا دیا۔ اور شہر میں اعلان کر دیا کہ کوئی مکان کرایہ پر نہ دے۔ خدا اور رسول کا خوف دل سے نکالکر احمدی جماعت کے عقائد کو بگاڑ بگاڑ کر پبلک کے سامنے پیش کیا۔ اور بات کا بتنگڑ بنا کر دکھلایا گیا۔ حضرت مرزا صاحب کی کتب سے جھوٹ موٹ حوالے اشتہاروں میں شائع کئے گئے۔ یہاں تک کہ دیہاتوں میں جاکر لوگوں کو مغالطے دئے گئے۔ اور لالچ اور خوف سے بچارے دیہاتیوں کو مجبور کیا گیا کہ قادیانیوں کو گاؤں سے نکالدو۔ شہر میں غریب الوطن مبلغین کا بائیکاٹ کیا گیا۔ دوکانداروں کو سودا دینے سے منع کر دیا گیا۔ اور مولوی صاحب نے چند اوباش لوگوں کو بھڑکا کر پیچھے لگا دیا۔ جنہوں نے مسافر مبلغوں کو فحش گالیاں دیں اور مارا پیٹا۔ اور اعلان کر دیا کہ یہ کافر ہیں۔ اسلام سے خارج ہیں خدا کی شان ہے؎

پہلے تو کفار کو مسلم بنانا کام تھا
آج ان کا کام ہے مسلم کو کر دینا لعیں

ان سب مصیبتوں پر احمدی مبلغین نے صبر سے کام لیا

اور اپنے آقا و مرشد کی تعلیم کا پورا پورا نمونہ دکھایا چنانچہ حضرت مرزا صاحب اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں :-

گالیاں سن کر دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو انکو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار

اسی دوران میں ہم نے ایک دستی خط کے ذریعہ مولوی آل نبی صاحب سے مصالحت کی کوشش کی۔ اور ہر پہلو کا نشیب و فراز سمجھایا۔ کہ یہ وقت باہمی خانہ جنگیوں کا نہیں۔ اسلام پر رحم کرو۔ آؤ مل کر آریوں سے مقابلہ کریں۔ اور یہ بھی بتلایا۔ کہ تحریک شدھی ایک سیاسی تحریک ہے۔ ہندوؤں کا مقصد صرف آبادی بڑھانا ہے۔ تاکہ اپنی زیادتی سے فائدہ اٹھا کر گورنمنٹ سے زیادہ حقوق لیں۔ یا تحصیل سوراج کی کوئی راہ نکالیں۔ اس لئے آپ بھی دانشمندی سے کام لیکر مصلحت وقت کو پہچانیں۔ اور مل کر کام کریں۔ مگر

آنکھ سے ہیں رونا انداز تغافل پر
ستاہی نہیں کوئی چلاتے ہیں فریادی

مولوی صاحب نے مطلقاً توجہ نہ فرمائی۔ بلکہ مخالفت میں اور بڑھ گئے۔ یہاں پر ہم دو باتوں پر ناظرین کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ اوّل یہ کہ ہم کافر ہوں یا مسلم اگر ہم اس ضلع میں عین موقعہ پر نہ پہونچے ہوتے تو یقیناً دس بارہ دیہات ضرور مرتد ہو جاتے۔ کیونکہ مولوی آل نبی صاحب تو اس وقت جیل میں تھے۔ اور دوسری سی انجمن نے اس وقت تک کام شروع نہیں کیا تھا۔

دوسرے اگر مولوی صاحب موصوف ہماری مخالفت کے ساتھ ساتھ کچھ شدھی کے متعلق بھی روک تھام کرتے۔ تو بھی کوئی فکر کی بات نہ تھی۔ مگر حالت یہ ہے نہ کسی گاؤں میں تشریف لے گئے۔ نہ کسی مبلغ کو کہیں مقرر کیا۔ نہ کوئی آریوں کے خلاف جلسہ کیا۔ اور اپنا سارا زور احمدی مبلغوں کے خلاف لگا رہے ہیں۔

ناظرین کرام اس مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دشمن بیدار ہو گیا۔ ارتداد کی آندھیاں پھر چلنے لگیں

چنانچہ ۲۷ جنوری سنہ ۲۴ء کو منگھول تحصیل علی گڑھ میں شدھی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ جس پر ہم چار پانچ مبلغ مرتد ہونے والوں کے چند رشتہ داروں کو لیکر ۲۵ جنوری کو موضع مذکور میں پہنچ گئے۔ اور لوگوں کو سمجھایا بجھایا۔ جس سے چند جانیں ارتداد کے گڑھے سے بچ گئیں۔ مگر افسوس کہ فرخ آباد سے نہ مولوی صاحب وہاں پہونچنے کی تکلیف گوارا کر سکے۔ نہ کوئی اور۔ شاید آپ اس کی وجہ دریافت کرنا چاہتے ہوں وہ بھی سن لیجئے۔ مولوی صاحب اپنے ایک رقعہ میں کسی شخص کو موضع منگھول میں نہ پہونچنے کی وجہ یہ بتلاتے ہیں۔ کہ جلسے کے انتظام میں مصروف ہوں۔

اللہ اللہ خدا اور رسول کے نام لیوا مسلمان کہلانیوالے مرتد ہو رہے ہوں۔ اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کی بجائے۔ یخرجون من دین اللہ افواجاً کا خون رلانے والا منظر پیش نظر ہو۔ اور مولوی صاحبان احمدیوں کے خلاف جلسوں میں مصروف ٭

کیا اسلامی جوش اور دینی غیرت کا یہی تقاضا تھا۔ کیا اس موقعہ پر ایسی بے پروائی جائز تھی۔ ایسے وقت پر تو ہزار کام چھوڑ کر بھی اسلام سے بے خبر بھائیوں کی خبر لینی چاہیئے تھی۔ جلسے تو ہونگے اور ہوتے رہینگے مگر وہ وقت اب نہیں آئیگا۔ دن چڑھینگے اور چھپینگے۔ مگر وہ دن اب نہیں آئے گا۔ جس میں گلزار محمد کی نادان بلبلیں صیاد کے دام تزویر میں گرفتار ہو کر چشمہ حقیقت سے محروم ہو گئیں۔ آہ

بیکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے با کار خود با دین احمد کار نیست

ہر طرف سیل ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمے کہ اکنوں نیز ہم ہوشیار نیست

دراصل موضع منگھول جانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ آنے جانے میں ۳۲-۳۴ میل کا فاصلہ پڑتا ہے جو پیدل چلنا پڑتا ہے۔ دریا اور ندی میں سے گذرنا ہوتا ہے۔ پھر موضع مذکور جنگل بیابان میں آباد ہے نہ وہاں رات کے آرام کا کوئی سامان ہے۔ نہ دال کو کوئی ٹھکانا۔ لوگ غربت میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔

یہاں تک کہ تن پہ کپڑا بھی نہیں۔

اس سفر میں احمدی مبلغین کو جو جو تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ ان کا ذکر اسلئے نہیں کیا جاتا۔ کہ کوئی اس کو بڑائی نہ سمجھے۔ کیونکہ نہ ہم شہرت کے بندے ہیں۔ نہ بڑائی کے طالب۔ ہاں بار بار افسوس ہمیں تفرقہ انداز مسلمانوں پر آتا ہے۔ جو احمدیوں سے دست بگریبان ہو رہے ہیں مگر مرتد ہونیوالوں کی خبر نہیں لیتے ہم دردمندان اسلام اور خواترس مسلمانوں سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ موقع شناسی کرکے ایسے لوگوں [illegible]

آخر میں ہم ایک انصاف پسند مسلمان کے چند شعر لکھکر اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ یہ دوست احمدی جماعت میں سے نہیں ہیں۔ ہاں حق گو معلوم ہوتے ہیں۔

اگر بت پرستی ہے شیوہ تو ہو وے
ہو آتش پرستی عقیدہ تو ہو وے

سناتن دھرم کا ہے فرقہ تو ہو وے
اگر آریوں سے ہے رشتہ تو ہو وے

اگرچہ یہ مشرک ہیں ہمکو یقیں ہے
مگر پاک ملنے میں انسے نہیں ہے

ہمیں کافروں سے محبت ہے جائز
ہمیں مشرکوں سے مودت ہے جائز

یہود و نصاریٰ کی خدمت ہے جائز
ہر اک نوع انساں سے الفت ہے جائز

نہیں پر نہ اُس سے کہ جو احمدی ہے
کہ ملنے میں اس کے سراسر بدی ہے

بتاؤ نہیں کیا یہ وحدت کے قائل
خدا کے نبی کی امامت کے قائل

شریعت پہ مائل شریعت کے قائل
نبوت کے حامی رسالت کے قائل

(خاکسار۔ اکرم۔ انسپکٹر احمدی مبلغین ضلع فرخ آباد)

حب اٹھرا محافظ جنین

آج حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل کی طبی قابلیت کا لوہا دوست اور دشمن سب مانتے ہیں۔ آپ کا یہ مجرب نسخہ ہے۔ جو حسب ذیل امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ (۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں۔ (۲) یا جن کے بچے پیدا ہو کر مرجاتے ہوں (۳) یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں (۴) یا جن کے گھر میں اسقاط حمل کی عادت ہوگئی ہو (۵) یا جن کو بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو۔ یا جن کے بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے گود بھری گولیوں کا استعمال کرنا اشد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ چھ تولہ تک خاص رعایت۔ ۳ تولہ تک محصولڈاک معاف

المشتہر

نظام جان۔ عبداللہ جان ۔ دواخانہ معین الصحت قادیان۔ ضلع گورداسپور

اکسیر تسہیل ولادت

نے تھوڑے ہی دنوں میں اپنی بے نظیر خوبی کی وجہ سے ایک دنیا کو محو حیرت کر دیا ہے۔ حکیم مطلق نے اس مرکب میں وہ تاثیر رکھی ہے۔ کہ جس کے بروقت استعمال سے نہ صرف بچہ نہایت ہی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ درد بھی جو زچہ کو بعد ولادت دو دو تین تین دنوں تک ہوتا رہتا ہے۔ اللہ کے فضل سے بالکل نہیں ہوتا۔ اور نہ بروقت پیدائش کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ باوجود اس کے رفاہ عام کی خاطر قیمت صرف دو روپے معہ محصول رکھی گئی ہے۔

علاوہ ازیں ہمارے شفاخانہ میں ہر ایک قسم کی بیماری کا علاج نہایت کوشش سے کیا جاتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی ادویات بھی مل سکتی ہیں۔

ڈاکٹر منظور احمد مالک شفاخانہ دلپذیر۔ سلانوالی ضلع سرگودہا

تین رشتوں کی ضرورت ہے

تحصیل شکرگڑھ میں ایک کنبہ میں تین رشتوں کی ضرورت ہے۔ لوہار ترکھان قوم کے افراد کے لئے اچھا موقعہ ہے آمدنی معقول رکھتے ہیں۔ علاوہ اپنے خاص کام کے ٹھیکہ پر زمین لیکر کاشتکاری بھی کرتے ہیں۔ ضرورتمند احباب باقی امور کے متعلق پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں

غلام احمد مولوی فاضل بدوملہوی مبلغ شکرگڑھ خاص ضلع گورداسپور

ضرورت نکاح

ایک خوبصورت نوجوان مخلص احمدی تعلیمیافتہ ملازم لاہور دفتر ریلوے عمر قریباً ۲۵ سال تنخواہ مبلغ نوے ۹۰ روپے قوم کشمیری کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ رشتہ احمدی لڑکی کا مطلوب ہے۔ ذات پات کا چنداں خیال نہیں ہوگا حاجتمند صاحب مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

خاکسار میاں قدرت اللہ احمدی کوچہ چابک سواراں لاہور

نیورا ستھین

سو دواؤں کی ایک دوا

ہندوستان میں اسکی فوری مقبولیت

تار کے ذریعہ سے چھ درجن بوتل طلب کی گئی ہیں

آپ نیورا ستھین موتیوں کی نسبت یورپ کے مشہور ڈاکٹروں کی رائے اس اخبار کے کالموں میں پڑھ چکے ہیں۔ ہم ذیل میں چند ثبوت ہندوستان میں اس کی مقبولیت کے متعلق دیتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مکرمی مینیجر صاحب

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کی جرمن کی نئی ایجاد شدہ دوائی نیورا ستھین استعمال کی جس سے میری اعصابی کمزوری کو بہت فائدہ ہوا۔ انفلوئنزا کے بخار کے بعد میرے جسم میں بعض اوقات تشنج کی سی حالت پیدا ہو جاتی تھی۔ جو اب بفضلہ تعالےٰ بالکل ہٹ گئی ہے۔ نیز انفلوئنزا کے بعد میرا بندوق کا نشانہ خراب ہوگیا تھا۔ اور فائر کرتے وقت ایک قسم کی جھجک معلوم ہوتی تھی۔ وہ اس کے استعمال کے بعد بالکل ہٹ گئی۔ اس کے علاوہ میں نے اپنی قوت حافظہ کیلئے بھی بہت مفید پایا۔ تین عدد بوتلیں اور ارسال فرمائیں۔

ایک انگریزی فرم۔ آر۔ جے۔ سٹیونز شہر منڈلے صوبہ برما سے بذریعہ تار اطلاع دیتی ہے۔ کہ "مہربانی کرکے چھ درجن بوتلیں نیورا ستھین موتیوں کی بذریعہ پارسل ڈاک جلد ارسال فرمادیں" یہ فرم ایک ہفتہ ہوا۔ دو درجن بوتلیں لے چکی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے ثبوت نیورا ستھین موتیوں کی قبولیت کے مل رہے ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہیں گے۔

نیورا ستھین کن بیماریوں میں مفید ہے

تمام قسم کی اعصابی کمزوریوں میں۔ خون کی کمی۔ دماغ کی کمزوری۔ حافظ کا ضعف۔ مخصوص طاقتوں کا نقص پرانی کمزوری۔ بیخوابی۔ مایوسی۔ غمگینی۔ سستی۔ کام کرنے سے تھکان ہو جانا۔ کام کو جی نہ چاہنا۔ عورتوں کے دودھ کی خرابی۔ بچے جو کمزور اور بیمار رہتے ہیں ذیابیطس سل کے ابتدائی درجے۔ جسم کی لاغری۔ قوت فیصلہ کی کمی۔ دل کی دھڑکن۔ اختناق الرحم۔ جن لوگوں کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے ان کو یہ دوا ضرور استعمال کرنی چاہیئے دودھ پلانے والی ماں اگر اس کو استعمال کرے۔ تو بچہ ذکی اور عقلمند ہوگا۔ کمزور بچوں کی ہڈیوں کی مضبوطی اور عقل کی تیزی کیلئے ضرور استعمال کرانی چاہیئے۔ ہر قسم کی اعصابی بیماری قبل از وقت بڑھاپے کے آثار محسوس کرنے والے لوگوں کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ طبیعت میں بشاشت پیدا کرتی ہے۔ دائمی نزلہ کو مفید ہے۔ قیمت صرف ایک بوتل للعہ۔ تین بوتل عہ ایک درجن سے

ملنے کا پتہ

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا ہے جو امراض شکم خاص کر قبض کے لئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اس لئے کم از کم اس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت دور ہوجائیگی۔ قیمت فی صد معہ محصول ...

ضرورت

ایک ایسے تیز سٹینو ٹائپسٹ کی جو انگریزی میں تجارتی خط و کتابت اور دفتر کا کام اچھی طرح کر سکتا ہو۔ فوری ضرورت ہے۔ گورنمنٹ دفتر کے کام کرنے والے کو ہر طرح ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ ۔/۴۰ ۔/۶۰ ماہوار حسب قابلیت۔ درخواست معہ نقول سارٹیفکیٹ و تصدیق مقامی سیکرٹری انجمن احمدیہ فوراً بنام

مینیجر سٹوڈنٹس کمرشل ہاؤس۔ امین آباد پارک مشرقی۔ لکھنؤ

اللھم انت الشافی

جوہر شفاء * نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم میں خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت فی تولہ ۔/۱ علاوہ محصول ڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ :۔ ڈاکٹر عزیز الرحمٰن قادر بخش انجنیر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ ٹسری کپڑا بھاگلپور سے بہتر کہیں نہیں تیار ہوتا ہے۔ میرے یہاں اس کپڑے کی تیاری کا جو سلسلہ قائم کیا ہوا ہے۔ وہ بفضلہ تعالےٰ بہت کامیابی سے جاری ہے۔ عاجز کے کارخانہ سے ہر قسم و ہر رنگ کے کپڑے مثلاً کوٹ و سوٹ و قمیض اور سبز صافہ و لنگی یعنی پشاوری وضع کی پگڑیاں و پاکٹ رومالی وغیرہ وغیرہ حسب طلب روانہ کئے جاتے ہیں مال انشاء اللہ تعالےٰ اور کارخانوں سے عمدہ اور کفایت سے بھیجا جاتا ہے۔ اور ناپسند ہونے پر ہفتہ کے اندر واپس بھی لیا جاتا ہے۔ مگر محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوگا۔ صحیح واقعات کی اطلاع ہے۔ نوٹ :۔ واضح رہے۔ کہ آرڈر کے بھیجنے والے ڈاکخانہ اور ضلع اور نام بہت صاف تحریر فرمادیں۔ تاکہ تعمیل آرڈر میں روک نہ واقع ہو۔

المشتہر :۔ عبد الحلیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر ضلع بھاگلپور

لوگ موتیوں کے سرمہ کو پسند کرتے ہیں

اسلئے کہ یہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا دھند۔ پڑبال۔ غبار۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ۔/۱ علاوہ محصول ڈاک جو سال بھر کیلئے کافی ہے۔ مزید اطمینان کیلئے تازہ شہادت ملاحظہ ہو۔

ایک ڈپٹی کمشنر کی شہادت۔ جناب خان بہادر میرزا سلطان احمد خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر اوکاڑہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک آنکھوں کے مریض مجھکو بصارت میں دن بدن کمی اور دھند بڑھتی جاتی تھی سرمہ دیا۔ چند روز کے استعمال کے بعد اسنے مجھے تشکر سے کہا۔ کہ اس سرمہ کے استعمال سے میری آنکھوں میں ٹھنڈک اور نظر میں تیزی ہے۔ میں بغرض افادہ عام یہ نوٹ اشاعت اخبار کیلئے خدمت میں بھیجتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی اس سے مستفیض ہو سکیں۔

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار نور۔ کارخانہ موتیوں کا سرمہ قادیان ضلع گورداسپور

طبی معلومات میں حیرت انگیز اضافہ

آئیں کدھر ہیں آج قدرداں کمال کے
کاغذ پر رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

ناظرین والا تمکین۔ قضا کا تو علاج نہیں۔ اور نہ حیات و ممات کا خالق عالم کے سوا دوسرے کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ لیکن بقائے صحت و زندگی کیلئے ادویات کا استعمال ضروری ہے انسان کا خاصہ ہے۔ کہ کبھی بیمار کبھی تندرست۔ اسلئے ہر ایک شخص حصولِ صحت و بقائے تندرستی کی خاطر ہمیشہ اسکا متلاشی ہے۔ کہ کوئی اکسیر نسخہ مل جائے تو مشکلات حل ہوجاویں۔ اور زمانے کی نئی رفتار اور روشنی بھی اسبات پر مجبور کرتی ہے۔ کہ طب یونانی کے وقار و شہرت اور بقا کی خاطر اس کے کرشموں کا اظہار کیا جائے۔ اور بنیز زمانے میں ایسے لوگوں کی کثیر جماعت نظر آرہی ہے۔ جو اسبات کی متلاشی ہے۔ کہ اگر کامل مجربات دستیاب ہوجاویں۔ تو نا اہلوں کے ہاتھوں سے بچ جاویں۔ ان خیالات کو مدنظر رکھ کر بندہ نے کمال جستجو اور برسوں کی محنت شاقہ کے بعد بفضلِ خدا مجربات نورانی یعنے طب الغافی چار سو صفحہ کی تالیف کی ہے۔ جسمیں انسانی جسم کی تمام امراض نئی۔ پرانی پیچیدہ۔ داخلی خارجی بیماریوں کی شرطیہ مجرب المجرب ہزاروں نسخہ جات صدریہ مخفیہ درج کئے ہیں۔ یعنی تمام طب یونانی کا لب لباب و سرمایا حیات و متاع زندگی کا نچوڑ لیکر دریا کو کوزے میں بند کردیا ہے۔ اس مجربات کے بیان کردہ قواعد پر عمل کرنیسے۔ انسانی دینی و دنیاوی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ انسان ہمیشہ تندرست چست و چالاک رہتا ہے۔ اسبات کو دنیا نے مانا ہوا ہے۔ کہ یونانی علاج معالجہ سے سراسر فائدہ ہے۔ نقصان کا احتمال نہیں۔ بلکہ طب یونانی جملہ علوم و فنون کی سردار ہے۔ تمام ماہرین یعنی ڈاکٹر وید۔ ہومیو پیتھک وغیرہ اس خرمن کے خوشہ چین ہیں۔ ایسے کامل مجربات کی ایک جلد منگوا کر ملاحظہ فرمادیں اگر آپ ہزاروں روپیہ خرچ کر ڈالیں۔ تو دوسری جگہ ایسے مجربات نسخہ جات دستیاب نہیں ہو سکیں گے۔ جو آج تھوڑے داموں اس کامل مجربات میں مل سکتے ہیں۔ قیمت فی جلد مجلد درجہ اول للعہ ر۔ درجہ دوم ۔/۳ ادبلا جلد ۔/۳

ملنے کا پتہ :۔ حکیم نور محمد ولد حکیم مولوی فضل احمد مرحوم مالک شفاخانہ مشیر صحت لاہور۔ کشمیری بازار

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے جو امراض شکم خاص کر قبض کے لئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اس لئے کم از کم اس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیمگرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی۔ قیمت فی صد معہ محصول

ضرورت

ایک ایسے تیز سٹینو ٹائپسٹ کی جو انگریزی میں تجارتی خط و کتابت اور دفتر کا کام اچھی طرح کر سکتا ہو۔ فوری ضرورت ہے۔ گورنمنٹ دفتر کے کام کرنے والے کو ہر طرح ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ ۴۰-۶۰ ماہوار حسب قابلیت۔ درخواست معہ نقول سارٹیفکیٹ و تصدیق مقامی سیکرٹری انجمن احمدیہ فوراً بنام

مینجر سٹوڈنٹس کمرشل ہاؤس۔ امین آباد پارک مشرقی۔ لکھنؤ

اللّٰھم انت الشافی

جوہر شفاء ٭ نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم میں خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت فی تولہ عہ ر علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ حکیم انیس عزیز الرحمٰن قادر بخش انجنیئر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ ٹسری کپڑا بھاگلپور سے بہتر کہیں نہیں تیار ہوتا ہے۔ میرے یہاں اس کپڑے کی تیاری کا جو سلسلہ قائم کیا ہوا ہے۔ وہ بفضلہ تعالےٰ بہت کامیابی سے جاری ہے۔ عاجز کے کارخانہ سے ہر قسم و ہر رنگ کے کپڑے مثلاً کوٹ و سوٹ و قمیض اور ریز جامہ و لنگی یعنی پشاوری وضع کی پگڑیاں و پاکٹ رومال وغیرہ وغیرہ حسب طلب روانہ کئے جاتے ہیں مال انشاء اللہ تعالےٰ اور کارخانوں سے عمدہ اور کفایت سے بھیجا جاتا ہے۔ اور ناپسند ہونے پر ہفتہ کے اندر واپس بھی لیا جاتا ہے۔ مگر محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوگا۔ صحیح واقعات کی اطلاع ہے۔ نوٹ:۔ واضح رہے۔ کہ آرڈر کے بھیجنے والے ڈاکخانہ اور ضلع اور نام بہت صاف تحریر فرمادیں۔ تاکہ تعمیل آرڈر میں روک نہ واقع ہو۔

المشتہر:۔ عبد الحلیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر ضلع بھاگلپور

لوگ موتیوں کے سرمہ کو پسند کرتے ہیں

اسلئے کہ یہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ پڑبال۔ غبار۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ؎ علاوہ محصولڈاک جو سال بھر کیلئے کافی ہے۔ مزید اطمینان کیلئے تازہ شہادت ملاحظہ ہو۔

ایک ڈپٹی کمشنر کی شہادت۔ جناب خان بہادر میرزا سلطان احمد خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر اوکاڑہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک آنکھوں کے مریض کو جنکی بصارت میں دن بدن کمی اور دھند بڑھتی جاتی تھی سرمہ دیا۔ چند روز کے استعمال کے بعد اسنے مجھے شکریہ سے کہا۔ کہ اس سرمہ کے استعمال سے میری آنکھوں میں ٹھنڈک اور نظر میں تیزی ہے۔ میں بغرض افادہ عام یہ نوٹ اشاعت اخبار کیلئے خدمت میں بھیجتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی اس سے مستفیض ہو سکیں۔

ملنے کا پتہ

مینجر اخبار نور۔ کارخانہ موتیوں کا سرمہ قادیان ضلع گورداسپور

طبی معلومات میں حیرت انگیز اضافہ

آئیں کدھر ہیں آج قدرداں کمال کے
کاغذ پر رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

ناظرین والا تمکین۔ قضا کا تو علاج نہیں۔ اور نہ حیات و ممات کا خالق عالم کے سوا دوسرے کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ لیکن بقائے صحت و زندگی کیلئے ادویات کا استعمال ضروری ہے۔ انسان کا خاصہ ہے۔ کہ کبھی بیمار کبھی تندرست۔ اسلئے ہر ایک شخص حصول صحت و بقائے تندرستی کی خاطر ہمیشہ اسکا متلاشی ہے۔ کہ کوئی اکسیر نسخہ مل جائے تو مشکلات حل ہو جاویں۔ اور زمانے کی نئی رفتار اور روشنی بھی اسبات پر مجبور کرتی ہے۔ کہ طب یونانی کے وقار و شہرت اور بقا کی خاطر اس کے کرشموں کا اظہار کیا جائے۔ اور نیز زمانے میں ایسے لوگوں کی کثیر جماعت نظر آرہی ہے۔ جو اسبات کی متلاشی ہے۔ کہ اگر کامل مجربات دستیاب ہو جاویں۔ تو نااہلوں کے ہاتھوں سے بچ جاویں۔ ان خیالات کو مدنظر رکھ کر بندہ نے کمال جستجو اور برسوں کی محنت شاقہ کے بعد بفضل خدا مجربات نورانی یعنے طب الشافی چار سو صفحہ کی تالیف کی ہے۔ جسمیں انسانی جسم کی تمام امراض نئی۔ پرانی پیچیدہ۔ داخلی خارجی بیماریوں کی شرطیہ مجرب المجرب ہزاروں نسخہ جات صدریہ مخفیہ درج کئے ہیں۔ یعنی تمام طب یونانی کا لب لباب و سرمایا حیات و متاع زندگی کا نچوڑ لیکر دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اس مجربات کے بیان کردہ قواعد پر عمل کرنیسے۔ انسانی دینی و دنیاوی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ انسان ہمیشہ تندرست چست و چالاک رہتا ہے۔ اسبات کو دنیا نے مانا ہوا ہے۔ کہ یونانی علاج معالجہ سے سراسر فائدہ ہے۔ نقصان کا احتمال نہیں۔ بلکہ طب یونانی جملہ علوم و فنون کی سردار ہے۔ تمام ماہرین یعنی ڈاکٹر وید۔ ہومیوپیتھک وغیرہ اس خرمن کے خوشہ چین ہیں۔ ایسے کامل تجربات کی ایک جلد منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ اگر آپ ہزاروں روپیہ خرچ کر ڈالیں۔ تو دوسری جگہ ایسے مجربات نسخہ جات دستیاب نہیں ہو سکیں گے۔ جو آج تھوڑے داموں اس کامل مجربات میں مل سکتے ہیں۔ قیمت فی جلد مجلد درجہ اول للعہ ر۔ درجہ دوم ؎ ۔ اور بلا جلد ؎

ملنے کا پتہ: حکیم نور محمد ...

مالک شفاخانہ ...

مختصر خبریں

—— قسطنطنیہ کی ۴ مارچ کی خبر ہے۔ کہ ترکان احرار کی مجلس قومی نے منصب خلافت کو منسوخ۔ خلافت مآب کو معزول اور ان کے محلات پر قبضہ کر کے معزول خلیفہ اور باقی شاہی خاندان کو جلاوطن کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ معزول خلیفۃ المسلمین سوئٹزرلینڈ کو روانہ ہو گئے ہیں اس بارے میں مفصل حالات اگلے پرچے کے ایک مضمون میں درج کئے جائینگے۔

—— خالصہ کالج امرت سر کی جمعیۃ انتظامیہ نے اس فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۵ مارچ تک کالج بند کر دیا جائے گا۔ اسلئے کہ دو جدید پروفیسروں کے خلاف طلبہ کا رویہ بہت ہی معاندانہ ہو گیا ہے۔

—— پنجاب کی گورنری کا چارج دینے سے پہلے سر مالکم ہیلی دو ماہ کی رخصت لے کر انگلستان روانہ ہونگے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۷ مارچ کو وہ دہلی سے روانہ ہو جائینگے۔

—— ناگپور۔ ۴ مارچ آج جلسہ لیجسلیٹو کونسل میں سوراجیوں نے گورنمنٹ کی تمام کاروائیوں کو نامنظور کیا ؛

—— ایوت محل لبرل لیگ کی مقامی انجمن نے زیر صدارت راؤ بہادر منڈلی حضور نظام کو برار عطا کئے جانے کے خلاف آواز بلند کی۔ اور یہ تجویز پیش کی۔ کہ پیشتر اسکے کہ حضور نظام برار کے لوگوں سے اطاعت قبول کرنے کی امید کریں۔ اپنے وعدہ حکومت اختیاری کو اپنی ریاست میں پورا کریں۔

—— بمبئی کی خبر ہے۔ کہ ایک اخبار کے نمائندہ سے لالہ لاجپت رائے نے دوران گفتگو میں کہا کہ لارڈ الیور وزیر ہند کا بیان پڑھ کر مجھے ان سے جو امید تھی جاتی رہی ہے۔ اور کہا کہ مزدور پیشہ جماعت موجودہ موقع پر ہندوستان کے لئے کچھ نہیں کر سکتی۔

—— دہلی سے مسٹر محمد علی صدر کانگرس نے کارکنان قومی کے نام ایک طویل پیغام شائع کیا ہے جس میں اپنی مصروفیتوں اور اپنی دختر کی خطرناک حالت کا ذکر کیا ہے۔

—— شیخ صادق حسن صاحب ممبر اسمبلی مولوی ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر زمیندار کی غیر مشروط رہائی کی تجویز پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

—— دہلی۔ ۴ مارچ اسمبلی کے ارکان نے ایک سوشلسٹ جماعت مرتب کی ہے۔ جس کے صدر شیخ مشیر حسین قدوائی اور سکرٹری دیوان چمن لال مقرر ہوئے ہیں۔ مقصد کسانوں اور مزدوروں کی حمایت کرنا ہے ؛

—— مصطفےٰ کمال پاشا کو جمعیہ مرکزیہ خلافت بمبئی نے عہدہ خلافت کے منسوخ کرنے کی خبر کے متعلق یہ تار دیا ہے۔ کہ اس خبر سے مسلمانان ہند میں بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ مجلس مرکزیہ برادران ترک کے قومی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنا چاہتی بلکہ جمہوریہ ترکی کی تہ دل سے حامی اور اس کی مکمل کامیابی کی خواہاں ہے۔ لیکن آپ سے درخواست ہے۔ کہ آپ بیان کردہ فیصلوں کے متعلق بحری پیغام کے ذریعہ صحیح واقعات کی اطلاع دیں ؛

—— مسٹر شوکت علی نے "خلیفۃ المسلمین" کے نام اس مضمون کا تار دیا ہے۔ کہ مسلمانان ہندوستان اضطراب اور تشویش میں ہیں۔ صحیح حالات سے مطلع فرمایا جائے اور مصطفےٰ کمال پاشا کے نام بھی اس مضمون کی تار دی ہے۔ کہ خلافت اور اسلام کے برقرار رکھنے کیلئے انتہائی کوشش کریں۔

—— قسطنطنیہ۔ ۴ مارچ "خلیفۃ المسلمین" کو تخت سے اترنے اور ملک سے دو گھنٹہ کے اندر روانہ ہو جانے کا حکم سنایا گیا وہ فی الفور اپنی دو بیویوں اور ایک بیٹے کے ساتھ موٹر میں سوار ہو کر سرحدی سٹیشن شتلجہ کو چل دیئے۔ محل سے روانہ ہونے کے وقت "خلیفۃ المسلمین" کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔

—— انگلشمین راوی ہے کہ مسلمانان کلکتہ۔ مشرقی بنگال۔ آسام۔ سب ترکان احرار کے فعل پر اظہار نفرین کر رہے ہیں۔ ایک اخبار کے نمائندے نے مولوی ابو الکلام صاحب آزاد سے ملاقات کی۔ آپ نے کہا۔ کہ ترکوں نے ایسا فعل کرنے میں خوفناک غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ نواب زادہ۔ اے۔ ایف۔ ایم عبد العلی نے کہا۔ کہ دنیا بھر کے مسلمان اس فیصلہ کو خاموشی سے نہیں سن سکتے۔ مسٹر سید سعد اللہ وزیر تعلیم آسام نے کہا۔ کہ مجھے مجلس ملیہ کے فعل پر افسوس ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق خلیفہ کا ہونا ضروری ہے۔ جو شخص مذہبی پیشوا ہو۔ بلکہ دنیوی اقتدار کا رکھنا بھی ضروری ہے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب کا انتقال

شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہاؤس لاہور۔ افسوس ہے۔ کہ ۴ مارچ ۱۹۲۴ء کو دوپہر کے ایک بجے ایک لمبا عرصہ مرض ذیابیطس میں مبتلا رہ کر فوت ہو گئے۔ آپ نے حضرت صاحب کی نہایت ابتدائی زمانہ میں بیعت کی۔ اور سلسلہ کی مالی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ جماعت میں اختلاف ہونے کے وقت گو آپ نے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت نہ کی۔ مگر آپ کے مقابلہ میں سوء ادب کو جائز نہ رکھا ؛

شیخ صاحب کی بیماری کا حال سن کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے باوجود خود علیل ہونے کے ایک نہایت پر درد خط انہیں لکھا۔ اور جناب ذوالفقار علی خاں صاحب وہ خط لے کر گئے۔ لیکن افسوس! شیخ صاحب کی چونکہ حالت بہت کمزور ہو چکی تھی اسلئے وہ خط کو پڑھ یا سن نہ سکے۔ خانصاحب موصوف نے زبانی [illegible] اس کا مفہوم سنا دیا۔ اس خط میں جہاں شیخ صاحب کی صفات کا تذکرہ ہے۔ وہاں مسئلہ خلافت کی صداقت [illegible] بھی ایک خاص رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ وہ خط درج کیا جائے گا۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب شیخ صاحب کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے ؛

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

مختصر خبریں

— قسطنطنیہ کی ۴ر مارچ کی خبر ہے۔ کہ ترکانِ احرار کی مجلس قومی نے منصب خلافت کو منسوخ۔ خلافت مآب کو معزول اور ان کے محلات پر قبضہ کر کے معزول خلیفہ اور باقی شاہی خاندان کو جلا وطن کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ معزول خلیفۃ المسلمین سوئٹزرلینڈ کو روانہ ہو گئے ہیں اس بارے میں مفصل حالات اگلے پرچہ کے ایک مضمون میں درج کئے جائینگے۔

— خالصہ کالج امرتسر کی جمیعۂ انتظامیہ نے اس فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۵ر مارچ تک کالج بند کر دیا جائے گا۔ اسلئے کہ دو جدید پروفیسروں کے خلاف طلبہ کا رویہ بہت ہی معاندانہ ہو گیا ہے۔

— پنجاب کی گورنری کا چارج لینے سے پہلے سر مالکم ہیلی دو ماہ کی رخصت لے کر انگلستان روانہ ہونگے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۷ر مارچ کو وہ دہلی سے روانہ ہو جائینگے۔

— ناگپور۔ ۴ر مارچ آج جلسہ لیجسلیٹو کونسل میں سوراجیوں نے گورنمنٹ کی تمام کاروائیوں کو نامنظور کیا۔

— ایوت محل لبرل لیگ کی مقامی انجمن نے زیر صدارت راؤ بہادر منڈل حضور نظام کو برار عطا کئے جانے کے خلاف آواز بلند کی۔ اور یہ تجویز پیش کی۔ کہ پیشتر اسکے کہ حضور نظام برار کے لوگوں سے اطاعت [illegible]نے کی امید کریں۔ اپنے وعدہ حکومت اختیاری [illegible]ورا کریں۔

— [illegible] اخبار کے نمائندہ سے [illegible] کہ لارڈ اولیور

وزیر ہند کا بیان پڑھ کر مجھے ان سے جو امید تھی جاتی رہی ہے۔ اور کہا کہ مزدور پیشہ جماعت موجودہ موقع پر ہندوستان کے لئے کچھ نہیں کر سکتی۔

— دہلی سے مسٹر محمد علی صدر کانگریس نے کارکنان قومی کے نام ایک طویل پیغام شائع کیا ہے جس میں اپنی مصروفیتوں اور اپنی دختر کی خطرناک حالت کا ذکر کیا ہے۔

— شیخ صادق حسن صاحب ممبر اسمبلی [illegible] ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار کی غیر مشروط رہائی کی تجویز پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

— دہلی۔ ۴ر مارچ اسمبلی کے ارکان نے ایک سوشلسٹ جماعت مرتب کی ہے۔ جس کے صدر شیخ مشیر حسین قدوائی اور سکرٹری دیوان چمن لال مقرر ہوئے ہیں۔ مقصد کسانوں اور مزدوروں کی حمایت کرنا ہے۔

— مصطفےٰ کمال پاشا کو جمعیۃ مرکزیہ خلافت بمبئی نے عہدہ خلافت کے منسوخ کرنے کی خبر کے متعلق یہ تار دیا ہے۔ کہ اس خبر سے مسلمانان ہند میں بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ مجلس مرکزیہ برادران ترک کے قومی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنا چاہتی بلکہ جمہوریہ ترکی کی تہ دل سے حامی اور اس کی مکمل کامیابی کی خواہاں ہے۔ لیکن آپ سے درخواست ہے۔ کہ آپ بیان کردہ فیصلوں کے متعلق بحری پیغام کے ذریعہ صحیح واقعات کی اطلاع دیں۔

— مسٹر شوکت علی نے "خلیفۃ المسلمین" کے نام اس مضمون کا تار دیا ہے۔ کہ مسلمانان ہندوستان اضطراب اور تشویش میں ہیں۔ صحیح حالات سے مطلع فرمایا جائے اور مصطفےٰ کمال پاشا کے نام بھی اس مضمون کی تار دی ہے۔ کہ خلافت اور اسلام کے برقرار رکھنے کیلئے انتہائی کوشش کریں۔

— قسطنطنیہ۔ ۴ر مارچ "خلیفۃ المسلمین" کو تخت سے اترنے اور ملک سے دو گھنٹہ کے اندر روانہ ہو جانے کا حکم سنایا گیا وہ فی الفور اپنی دو بیویوں اور ایک بیٹے کے ساتھ موٹر میں سوار ہو کر سرحدی سٹیشن شتلجہ کو چل دیئے۔ محل سے روانہ ہونے کے وقت "خلیفۃ المسلمین" کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔

— انگلشمین راوی ہے کہ مسلمانِ کلکتہ۔ مشرقی بنگال۔ آسام۔ سب ترکانِ احرار کے فعل پر اظہار نفرین کر رہے ہیں۔ ایک اخبار کے نمائندے نے مولوی ابو الکلام صاحب آزاد سے ملاقات کی۔ آپ نے کہا۔ کہ ترکوں نے ایسا فعل کرنے میں خوفناک غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ نواب زادہ۔ اے۔ ایف۔ ایم عبد العلی نے کہا۔ کہ دنیا بھر کے مسلمان اس فیصلہ کو خاموشی سے نہیں سن سکتے۔ مسٹر سید سعد اللہ وزیر تعلیم آسام نے کہا۔ کہ مجھے مجلس ملیہ کے فعل پر افسوس ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق خلیفہ کا ہونا ضروری ہے۔ جو شخص مذہبی پیشوا ہو۔ بلکہ دنیوی اقتدار کا رکھنا بھی ضروری ہے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب کا انتقال

شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہاؤس لاہور۔ افسوس ہے۔ کہ ۸ر مارچ سنہ ۱۹۲۴ء کو بونے ایک بجے ایک لمبا عرصہ مرض ذیابیطس میں مبتلا رہ کر فوت ہو گئے۔ آپ نے حضرت صاحب کی نہایت ابتدائی زمانہ میں بیعت کی۔ اور سلسلہ کی مالی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ جماعت میں اختلاف ہونے کے وقت گو آپ نے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت نہ کی۔ مگر آپ کے مقابلہ میں سوء ادب کو جائز نہ رکھا۔

شیخ صاحب کی بیماری کی حال سن کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے باوجود خود علیل ہونے کے ایک نہایت پر درد خط انہیں لکھا۔ اور جناب ذوالفقار علی خاں صاحب وہ خط لے کر گئے۔ لیکن افسوس ، شیخ صاحب ، کی چونکہ حالت بہت کمزور ہو چکی تھی اسلئے وہ خط کو پڑھ یا سن نہ سکے۔ خانصاحب موصوف نے [illegible] قدر اس کا مفہوم سنا دیا۔ اس خط میں جہاں شیخ صاحب کی صفات کا تذکرہ ہے۔ وہاں مسئلہ خلافت کی صداقت [illegible] ایک خاص رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ وہ خط درج کیا جائے گا۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب شیخ صاحب کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

([illegible]احب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)